

حمیت اور غیرت کے پیانوں کو جانچنے کے لئے کرتے رہتے ہیں۔ ع مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہیں
مقبوضہ فلسطین تقریباً سو برس کے اندر اندر نوے فیصد سے زائد بے وطن اسرائیلیوں نے طاقت اور دولت
کے ذریعے حاصل کر لیا ہے۔ اب یہی بیچارے فلسطینی اپنے ہی وطن میں اجنبی اور مہاجر بن کر رہ گئے ہیں اور اسرائیلی
اب اس کے اصل مالک و کرتادھر تان بن گئے ہیں۔ اگر مسلم امہ اور اس کی قیادت یکجا ہو کر فلسطینیوں کی صف میں کھڑے
ہو جاتے تو یہ روزِ سیاہ آج امت مسلمہ کو نہ دیکھنا پڑتا اور نہ بیچارے معصوم فلسطینیوں کے لاشوں کے تحفے و تقافو قفا عالم
اسلام کو ملتے۔ معلوم نہیں کہ ان بیچارے نہتے بے گناہ معصوموں کی شبہ غم کی صبح آزادی کب طلوع ہوگی؟ لیکن اگر
امت مسلمہ خوابِ خرگوش کے مزے لیتی رہی غلامی کی افیون کھاتی رہی اور اس کی بزدل و مدہوش قیادت پر سکوت مرگ
کاسناٹا چھایا رہا تو پھر تو صبح قیامت تک ان پر پاقیامت کی یہ ہولناکیاں قائم و دائم رہیں گی۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

شہر کراچی میں دینی مدارس پر یلغار

دوقومی نظریے کی بنیاد پر حاصل کیا گیا اسلامی جمہوریہ پاکستان کی موجودہ تکلیف وہ حالت طوائف الملوکی
حکومتی اداروں کی ناکامی و بربادی اور بالخصوص امن و امان کی بگڑتی صورتحال نے مل کر وطن عزیز کی ایسی تصویر پریشان
بنا کر رکھ دی ہے جسے دیکھ کر شہدائے تحریک پاکستان یقیناً افسردہ و پریشان ہوں گے۔

یہ داغ داغ اُجالا یہ شب گزیدہ سحر وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

یوں تو بدقسمت پاکستان اوائلِ عمر ہی سے امریکی غلامی کے کمپ میں دھکیل دیا گیا تھا لیکن پھر بھی قدرت کسی
نہ کسی طور پر اسے چلا رہی تھی لیکن بد بخت پرویز مشرف نے نائن الیون کے بعد اسے دوبارہ ایک ایسی اندھی راہ پر ڈال
دیا تھا جس پر بھاگتے بھاگتے پاکستان غلامی سے بھی بدتر درجے پر پہنچ گیا اور پھر زرداری جیسے نا اہل شخص نے تو رہی سہی
کسر بھی ان پانچ سالوں میں نہ چھوڑی۔ دینی مدارس اور مذہبی جماعتیں و تنظیمیں اس جنگ میں امریکہ مغرب اور خود
حکومت پاکستان کا اولین نشانہ ہیں۔ میڈیا کے ذریعے بھی دن رات ان پر الزامات کی بھرمار ہوتی رہی ہے لیکن اب کچھ
عرصے سے الزامات سے بڑھ کر عملاً دینی مدارس اور ان کے علماء و مدرسین پر ہاتھ ڈالنا شروع ہو گیا ہے۔ دارالعلوم حقانیہ
کے استاذِ حدیث حضرت مولانا نصیب خان کی شہادت کا واقعہ ابھی تازہ ہی ہے۔ اس کے بعد پاکستان کی عظیم اسلامی
علوم کی درس گاہ دارالعلوم کراچی پر رنجرز کا بے وجہ چھاپہ مارنا، پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسفندیار خان صاحب
مدظلہ کے مرکز علمی کے تین طالب علموں کو ہراس کے سانپ بن کر تاننا اس کے ساتھ جامعہ اشرف المدارس پر پولیس

کی یلغار اور پھر خصوصاً حضرت مولانا محمد زرولی خان صاحب مدظلہ کے ”جامعہ احسن العلوم“ کے نصف درجن کے قریب بے گناہ معصوم طلباء کی جامعہ سے باہر سڑک پر شہادت کا دلخراش واقعہ سب کے سامنے ہے۔ یہ پے درپے تمام حکومتی اقدامات کے نتیجے میں ہونے والے سانحات اور واقعات اس بات کی کھل کر نشاندہی کر رہے ہیں کہ حکمران اب عالمی ایجنڈے کے راستے میں حائل ان دینی مدارس اور شعائر اللہ کو مٹانے کا مکمل تہیہ کر چکے ہیں۔ (چنانچہ اس صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے وفاق المدارس کے طلب کردہ اجلاس میں ملک بھر کے چیدہ چیدہ علماء کرام اور وفاق المدارس کی تمام قیادت بشمول مہتمم دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، حضرت مولانا انوار الحق صاحب کے اجلاس میں شریک ہوئی اور بعد میں حضرت مولانا زرولی خان صاحب اور دیگر متاثرہ جامعات سے اظہار یکجہتی کیلئے دیگر علماء کرام کے ہمراہ کراچی تشریف لے گئے تاکہ حکومت پر واضح کیا جائے کہ دینی مدارس تنہا نہیں ہیں۔ اس کے ہمراہ ملک کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتیں اسلام کے ان قلعوں کی پشت پر کھڑے ہیں۔ سفر کراچی کے موقع پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے مدرسہ احسن العلوم کے وسیع جامع مسجد میں علماء اور طلباء سے خطاب کیا اور طلبہ کو اس نازک دور میں ان کے قدر و قیمت اور مقام سے آگاہ کیا۔ مولانا نے اس سفر میں امریکی سزایافتہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے گھر جا کر ان کی والدہ اور خاندان سے ملاقات کی اور انہیں ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا) اسی لئے ہمارے علماء اور طلباء کو شہید کیا جا رہا ہے، حکومت جان بوجھ کر اسے فرقہ وارانہ رنگ بھی دے رہی ہے حالانکہ پاکستان کے تمام دینی مدارس خالصتاً تعلیم و تعلم کے ساتھ مختص ہیں۔ وہ ان تمام فروغی اور مسلکی اختلافات اور سیاسی رسہ کشیوں سے مکمل کنارہ کش ہو کر ایک عظیم مقصد کی خاطر شبانہ روز امت مسلمہ کے نو نواہوں کو خدا اور رسول کی مقدس تعلیمات دے رہے ہیں۔ آخر کار اس مظلوم طبقے کو کیوں اس بڑی جنگ میں دھکیلا جا رہا ہے؟ ادھر سے امریکی اور برطانوی سامراج کے دھوکھو الطاف حسین نے تو مستقل طور پر دینی مدارس، علماء اور خصوصاً ائمہ مساجد کے خلاف الگ محاذ قائم کیا ہوا ہے اور دن رات مذہبی طبقے کے خلاف اس کی زہر آلود اور تعصب میں ڈوبی ہوئی تقریریں اور فاسد خیالات سننے کو مل رہے ہیں، الطاف حسین اپنی تنظیم کے تمام جرائم کا ملہ مذہبی طبقے اور مدارس پر پھینکنا چاہتے ہیں، حالانکہ ساری دنیا کو اس حقیقت کا علم ہے کہ ایم کیو ایم اور اے این پی کی لڑائی صرف ذاتی مفادات اور سیاست کی خاطر لڑی جا رہی ہے اس میں دینی مدارس کا کوئی کردار نہیں لیکن مغرب اور امریکہ کو خوش کرنے کے لئے ہمارے حکمران اور سیکولر مغرب زدہ سیاست دان دینی مدارس کو اپنے آقاؤں سے بھی زیادہ گالی دینے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر چھاپوں اور شہادتوں کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا اور منفی اقدامات اور زہریلے پروپیگنڈے جاری و ساری رہے تو اسکے رد عمل کے طور پر جو خوفناک اثرات و نتائج ملک و ملت پر مرتب ہوں گے تو اس کا تصور بھی پہلے سے کمزور حکومت و ریاست کے بس کی بات نہیں۔